دستک

روبینہ فیصل (کینڈا)

rubyfaisal@hotmail.com

سو قبروں سے سو گھروں تک۔۔

لاہور ماڈل ٹاؤن خادمِ اعلیٰ کی ناک کے عین نیچے احمدیوں کے قبرستان میں سو سے ذائد قبروں کے کتبوں کو توڑ دیا گیا تو بے جان قبروں اور ان کے اندر پڑے مردوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ان کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ سالہا سال سے پڑے بے جان لاشے نہ آنکھوں سے آنسو ٹپکا سکے نہ ہی کسی کا دامن تھام کر یہ پوچھ سکے کہ ہم سوئے ہوؤں نے تم جاگتے ہوئے لوگوں کا کیا بگاڑا تھا؟ کون تھے وہ لوگ جنہوں نے یہ مجذوب حرکت کی؟ کیا کسی کو کیفرِ کردار تک پہنچایا گیا؟

میں آسیہ بی بی، نعمت عامر (شاعر)، منظور مسیح، طاہر دانیال اور ان جیسے بہت سے لوگوں کی جگ بیتی بیان کروں تو کیا آپ یہ سمجھ پائیں گے کہ یہ لوگ اس معاشرے میں یا کسی بھی معاشرے میں زندہ رہنے کا مساوی بنیادی حق لے کر اس دنیا میں پیدا ہوئے تھے؟ مگر توہینِ رسالت کے قانون کی آڑ میں خود عدالت لگا کر پتھروں اور لاٹھیوں سے زندہ انسانوں کو لاشوں میں بدل دینا، کیا خدا نے اپنے اختیارات بھی پاکستانی مسلمانوں کو دے دیئے ہیں؟

جب ان سب کو حضورِ پاک کی شان میں گستاخی کرنے کے سبب مارا پیٹا گیا، جیلوں میں ٹھونسا گیا اور پھر پولیس کے نرغے میں جان سے بھی مار دیا گیا اور عوام نے ان کی موت پر اپنے دستخط کئے تو قانون کی دھجیاں تو اڑی ہی اڑیں، دنیا میں امن اور انسانیت کا درس دینے والے پیغمبر کی شان میں بدترین گستاخی کا ارتکاب ہوا، تو اس گستاخی کی سزا کیا ہے؟ کیا مرنے والے کے رشتے دار اور دوست مارنے والوں کو جان سے مار دیں؟ کیونکہ آج تک دیکھا یہی گیا ہے کہ توہینِ رسالت کے نام پر کئے جانے والے قتل، یا ظلم و زیادتی کسی جرم کے کھاتے میں نہیں آتی، کس مجرم کو سزا ملی؟ یا کس ملزم کو کٹہرے تک لایا گیا؟ رمشا مسیح کے کیس میں جھوٹے امام مسجد کو کون سی سزا ہوئی؟ زینب النسا ۱۴ سال توہینِ رسالت کے جرم میں جیل کاٹنے کے بعد جب بے گناہ ثابت ہو کر رہا ہوئی تو اس کی زندگی کے چودہ سال ہڑپ کرنے والے ناگ کو کس نے پکڑا؟ سلمان تاثیر کے قاتل کو کیا سزا ملی؟ فیصل آباد میں دو بھائیوں کو پولیس کے گھیرے میں ڈنڈوں سے مار مار کر مار دیا گیا، کسی پر قتل کا مقدمہ بنا؟ اگر توہینِ رسالت کے قانون کے

تحت مجرم کوعمر قید یا پھانسی کی سزا ہے تو عدالت کے کام سے پہلے اسے ملزم کی شکل میں مار دینا بیشتر اس کے کہ اس کا جرم ثابت ہو، ایسے قاتل کی سزا بھی موت نہیں ہے؟ ایسے کسی ایک بھی قاتل کو سر عام تختہ دار تک لٹکا دیا جاتا تو آپ پھر شوق سے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اس قانون کو حفاظت سے غلاف میں سنبھال کر رکھ سکتے تھے۔ مگر یہ کیا شانتی نگر جلا دیا گیا، گوجرہ، گوجرانوالہ میں آپ نے اسی قانون کے نام پر قانون ہاتھ میں لے کر انسان مار دیئے، جلا دئے اور کوئی ایک بھی گناہگار نہ پکڑا گیا؟ شیر شاہ سوری برادارن کے اپنی رہائشی علاقے میں ہی بے جان قبروں کو توڑنے والوں کو کیفرِ کردار تک پہنچا دیا جاتا تو زندہ انسانوں کو جلانے کی اور زندہ گھروں کو راکھ کا ڈھیر بنانے کی جرات کوئی نہ کرتا۔ مگر قبروں سے نکلی یہ آگ لاہور کے علاقے بادامی باغ کی ایک مسیحی بستی جوزف کالونی کو جلا کر راکھ کر گئی۔ بات سو قبروں تک رہتی تو پھر بھی ٹھیک تھا، مگر کیسے رہتی، بے انصافی کی کوکھ سے مذید آگ ہی پیدا ہونی تھی۔

بڑھتی ہوئی آبادی، کم وسائل اور تعلیم کا نہ ہونے کے برابر ہونا، ان سب نے مل کر پاکستانیوں کو قوم سے ایک ہجوم میں بدل دیا ہے، ٹکڑیوں میں بٹا ہو ہجوم، جو کبھی اقلیتوں کے لئے قہر بن کر ٹوٹ رہا ہے اور کبھی فرقوں کی صورت ایک دوسرے کو نوچ کھسوٹ رہے ہیں۔ عباس ٹاؤن کے سانحے پر نوحے ابھی ختم ہی نہ ہوئے تھے کہ جوزف کالونی سے چیخ و پکار اٹھنے لگی۔ حکومت اُدھر بھی امداد کا اعلان کر رہی ہے حکومت اِدھر بھی امداد کا اعلان کر رہی ہے یہ اور بات ہے کہ کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک۔۔۔

اول تو حکومت اعلان شدہ مدد دیتی نہیں، فرض کیا دے بھی دے تو دو لاکھ، یا پانچ لاکھ کیا یہ ان ڈرے سہمے لوگوں کو دوبارہ سے گھروں کا سکون دے سکے گی۔ کیا لائحہ عمل ہے کہ یہ اندوہناک حادثات دوبارہ نہ ہوں؟ جہاں تک میری نظر اور عقل جا رہی ہے کوئی نہیں۔ مسخرے وزیر داخلہ فرماتے ہیں کہ لشکرِ جھنگوی اور تحریک طالبان الیکشن ملتوی کروانا چاہتے ہیں۔ آج وہ یہ چاہتے ہیں تو فرقوں اور اقلیتوں کو مار رہے ہیں، کل کو وہ کچھ اور چاہیں گے تو پھر لوگوں کو ماریں گے، جلائیں گے؟ کون سا سیاسی لیڈر آج کے پاکستان کے سب سے بڑے مسئلے کو حل کرنے کی تجویز ہمارے سامنے لا رہا ہے؟ کوئی ایک لیڈر؟ ۔۔۔ کیونکہ سونامی سے سونامہ لانے والے خان صاحب (شائد انہیں خبر ہوگئی ہے کہ مونث کمزور ہوتی ہے) جب کینیڈا تشریف لائے تو ایک کینیڈین جرنلسٹ کے رمشا کیس کے بارے میں کئے گئے سوالوں کو گول کرتے رہے۔ مجھے وہ انقلاب پر گھما گئے، اس گوری کو توہین رسالت کے قانون پر۔۔ ہم سونامی ہیں، سونامے نہیں، اسی لئے تسلی بخش جواب نہ ملنے پر بھی کچھ نہ کر سکیں۔ کینیڈا میں کی گئی صحافیوں کی

پریس کانفرس کا حصہ بننے کے بعد میں اتنا ضرور جان گئی کہ پاکستان میں بڑھتی ہوئی مذہبی شدت پسندی کو روکنے کا عمران خان جیسے مخلص اور پاک صاف لیڈر کے پاس بھی کوئی حل نہیں۔

کراچی میں عباس ٹاؤن کے واقعے کے بعد رنگیلے وزیرِ داخلہ کا بیان سنا گیا کہ چونکہ مذہبی تنظیموں سے پنجاب حکومت کی ساز باز ہے، اس لئے وہاں امن ہے۔ تو لیجئے آپ بیان بیان کھیلیں، اگلے ہی روز لاہور سوگوار ہوگیا۔ یعنی سب قیادتیں ناکام۔ جوزف ٹاؤن کو جلانے والے نہ طالبان، نہ سپاہ صحابہ، بھوکے ننگے لوگوں کا بپھرا ہجوم جو یہ جان چکا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی عزت کو بچانے کے نام پر (جو پاکستان میں ہر وقت خطرے میں رہتی ہے) کیا گیا ہر گناہ نہ صرف قابلِ معافی ہے بلکہ قابلِ ستائش بھی ہے۔ اب سپاہ صحابہ (سنی جماعت)، شیعہ مجلس وحدت المسلمین (شیعہ جماعت) الیکشن میں باضابطہ طور پر حصہ لینے کا اعلان کر چکی ہیں۔ یعنی اسلام کے پھلنے پھولنے کے موقع اور بڑھ گئے ہیں۔

کالعدم سپاہ صحابہ کے علامہ محمد احمد لدھیانوی فرماتے ہیں، پورے پاکستان میں ہمارا ووٹ بنک ہے، بڑی سیاسی جماعتیں، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ نون اور ایم کیو ایم یہ سب اس سے فائدہ اٹھا کر ہمیں دھوکہ دیتی رہی ہیں، اس لئے اس دفعہ ہم الیکش میں حصہ خود لیں گے۔ قوم کو مبارک۔ حکومت میں رہنے والی جماعتیں، یعنی پاکستانی حکومت اس قدر غیر ذمہ دار ہیں کہ مذہبی جماعتوں کے لیڈروں کے ساتھ کئے گئے وعدے وفا نہیں کر سکیں ۔ اور یہاں دیکھئے چیف جسٹس سپریم کورٹ کی معصومیت جنہوں نے حسین حقانی کی میموگیٹ کیس کی حالیہ سماعت کے دوران ان کے پاکستان کسی طور حاضر نہ ہونے بوجہءِ خطرہِ جان کی دلیل پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا پاکستان ایک ذمہ دار ملک ہے، اس کی گارنٹی اہمیت رکھتی ہے۔ چیف جسٹس صاحب سے یہی گذارش کرنی ہے کہ حسین حقانی نہ بے وقوف ہے نہ مجبور اور لاچار۔ وہ شانتی نگر کا بے بس ہے اور نہ ہی وہ جوزف کالونی کا بدنصیب ہے ورنہ آپ کے اس ذمہ دار ملک میں اب تک سو دفعہ جلایا یا دفنایا جا چکا ہوتا جہاں پر سیکورٹی گارڈ اپنے ہی مالک کو مار دے اور پھر سونے پر سہاگا غازی اور مجاہد کہلائے اور اس کی تصویر پر پھولوں کے ہار چڑھائیں جائیں اور پھر عدالتیں بھی اس کے خلاف کچھ نہ کر سکیں ۔۔ تو سپریم کورٹ کس بات کی ذمہ داری لے گی؟ ملزموں کو مجرم ثابت کرنے تک تحفظ دینے کی؟ یا بیچ بازار میں، گھروں کے اندر گھس کر، پولیس کی حراست میں، عدالت کے کٹہرے میں، ملزموں کو سرِعام مارنے والوں کو مجاہد، غازی یا شہید کے سرٹیفکیٹ دینے کی یا سو قبروں سے سو زندہ گھروں تک کے سفر کی۔۔ سپریم کورٹ کس کس بات کی ذمہ داری لے گی؟